Presented by: https://jafrilibrary.org

بوترابؑ

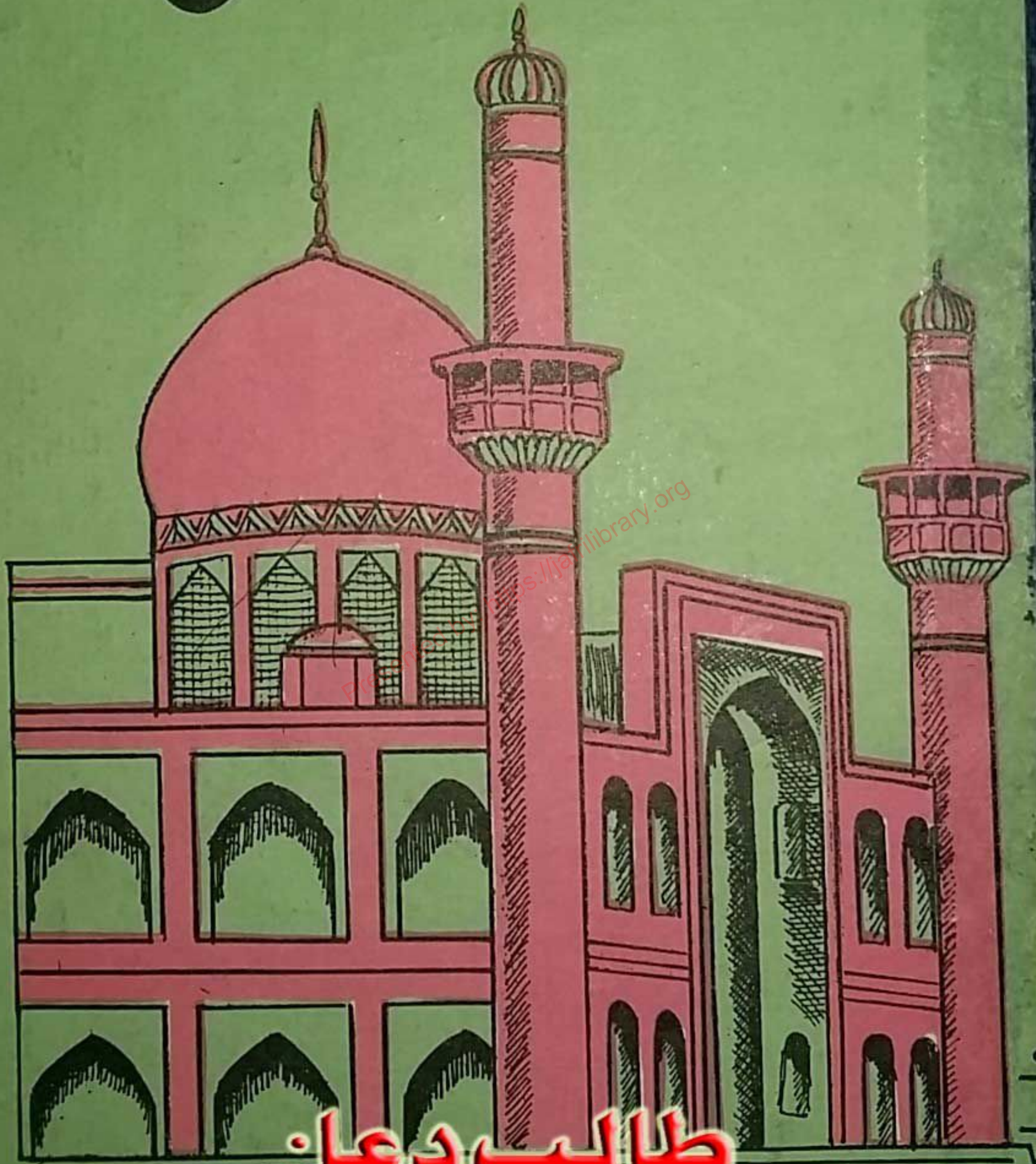

طالبِ دعا:
ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy

عبدالعزیز خالد

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بُوتُرابؑ

Presented by: https://jafrilibrary.org

منقبتِ حیدرِ کرّارؑ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

✺

وہ عزیزِ خاطرِ پاکِ نبیُّ الانبیاء
جو ولایاتِ وِلا کا ہے ولیُّ الاولیاء

وہ علیم و عالم و اعلم جو بابُ العلم ہے
مالکِ معلوم جس کو عَلَّمَ القرآن کا

وہ مُبین و مُستبین و نکتہ دان و نکتہ بیں
رمز ہائے "اَلبیان" و "وَالقلم" کا آشنا

دیدہ وَر جس کو محیطِ عالمِ دانش کہیں
وہ امانت دارِ اسمِ اعظمِ گنجِ بقا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ایک دُنیا دے گواہی جس کے زہد و فقر کی
وہ مصفّٰی صافی و صوفی صفیُّ الاصفیا

جس میں تقویٰ و ذکاوت کا ہے نادر امتزاج
جو تقیُّ الاتقیا ہے، جو ذکیُّ الاذکیا

وہ امامِ راستیں، چارم امیرُ المؤمنین
جو ثناخوانِ ابوبکر و عمر ہے برملا

ان کو رہتا اکثر اس کی مشورت کا انتظار
بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ہوئی جس کو عطا

ہے جو دل سے دردیٔ عثمانِ مظلوم و شہید
دَم میں جب تک دَم رہا لبریز درد و غم رہا

وہ وجودِ ناب جو ہے پیکِ اصلاح و صلاح
وہ اُولُوا الْاَلْبَاب جو ہے پیکرِ صدق و صفا ۱۰

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisology
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہم نشیں جس پاک ہیں کے فکر و عرفان و یقیں
فوز و انجاح و نجاح و فضل و احسان و عطا

راحلہ ہیں ارتیاح و راحت و ریحان و رَوح
صبر و شکر و ارتضا جس کے نقیبِ قافلہ

طبعِ خرّم سر بسر پیرایۂ لطف و کرم
ذاتِ پُر مایہ ہمہ سرمایۂ جُود و سخا

رفعتیں جس کی میانہ قامتی کے آگے خم
بر بنائے پاکیِ جوہر جو ہے زینُ الوریٰ

اتّباعِ اُسوۂ خیرُ الخلائق کے طفیل
ہاں، لقب جس کو قسیمِ نار و جنّت کا ملا

ہے شعار اس کا کتاب اللہ، دُعا اس کا دِثار
سینہ اس کا مہبطِ اسرارِ دینِ مصطفیٰ[۲۱]

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وہ نصیر و ناصر و منصور جس کے وردِ لب
رَبِّ انْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ کی دُعا

جس کی مسکینی سے شان و شوکتِ شاہی خجل
یہ جہانِ رنگ و بُو جس کے لیے زنداں سرا

لے نہ بَیْتُ الْمَال سے کچھ بھی جو بالائے کفاف
ترکِ لذّت جس کا ہے بے زرق و سالوس وریا

جس کے اطوارِ غریبانہ پہ غربت کو ہے ناز
مدح گو اقبال ہے جس صاحبِ اقبال کا ۲۰

گو ملے مشکل سے قوّتِ لایموت اس کو مگر
حاتمِ طائی ہے اس کے آستانے کا گدا

موٹے جھوٹے کھُردرے کپڑے جنہیں دھوتا ہے آپ
وہ ہے کاما، لوگ کہتے ہیں اسے فرماں روا

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پچوڑے چکلے شانے جس کے رُو کشِ شیرانِ غاب
قد ہے گو مائل بہ پستی جسم ہے اُبھرا ہُوا

سر بڑا، ابرو کماں، گردن صراحی دار ہے
رنگ گہرا گندمی ہے پیٹ آگے کو بڑھا

سُرمگیں آنکھوں میں نُورِ طُور و فاران و سعیر
رُوئے تاباں میں تباشیر و شہابِ "وَالضُّحیٰ"

سانس پر جس کے دمِ عیسیٰ کا ہوتا ہے گماں
خاک جس کے در کی رکھتی ہے خواصِ کیمیا

دے نویدِ شادمانی قلبِ افسردہ کو جو
خاکِ مُردہ کو جو بخشے قوّتِ نشو ونما

لولوئے لالا بنائے پارہ ہائے سنگ کو
لای و سرگیں کو جو بخشے نکہتِ مشکِ ختا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کہربا ہے پارس پتھر ہے کہ مقناطیس ہے
نام ہے جس کے بدن کے سائے کا ظلِ ہما

گرمی و سردی کا جس پر کچھ اثر ہوتا نہیں
معتدل جس کے لیے ہر موسمی آب و ہوا

ایک سا اس کا مزاج آسائش و عسرت میں ہے
کوئی عالم ہو وہ ہے تصویرِ تسلیم و رضا

وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ پہ دائم کاربند
دِل کے آئینے کو دے وہ آنسوؤں سے انجلا

رتجگے کا سرمہ خواب آلود آنکھوں میں لگا
سحرِ زرقائے یمامہ کا نہ کب تک ٹوٹتا؟

دن سمندِ بادپا پر، شب مصلے پر سوار
متصل بارِ امانت سے کماں آسا دوتا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جس نے گردِ راہ کو دی آب و تابِ کہکشاں
جس نے بخشا مُفلسی کو اعتبار و انتما

بوریا جس کے لیے اورنگِ زرّیں پوش ہے
خلعتِ شاہانہ جس کا ایک پیوندی قبا

سہ طلاقِ غیر رجعی جس نے اس دُنیا کو دی
جس پہ ہے ارضی خلافت کا مبرہن مقتضا

پست و بالا کے تفاوت کو کرے جو کالعدم
جو مبلّغ ہے اَلْاِنسانُ اَخُوالْاِنْسان کا

کُوزۂ گِل کو دیا جس نے فروغِ جامِ جم
جس نے درویشی کو ہمدوشِ سلیمانی کیا

سرفرازوں کا غرورِ کجکلاہی چھین کر
رنگ جس نے عظمتِ آدم کے خاکے میں بھرا

طالبِ دعا
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اپنے محکوموں کی بالا دستیوں کا شکوہ سنج
مستقلاً جو خوارج سے نبرد آرا رہا

جس کا منشورِ مُبیں ہے جَاهِدُوْا اَهْوَآءَكُمْ !
چلنے والوں کو بتاتا ہے جو سیدھا راستہ

کپکپائے جیسے تند و تیز آندھی میں درخت
یونہی طاری اس کے تن پر لرزشِ بیم و رجا

خطِّ پیشانی سے شانِ آفتابی آشکار
درمیانِ حق و باطل ہے وہ خطِّ استوا

لَوٹے سُوئے خاوراں خورشید جس کے واسطے
وہ رضا و راضی و مرضی رضیّ و مرتضےٰ

"فیصلہ کرنے کی طاقت اس میں سب سے بڑھ کے ہے!
یہ عُمَر کہتا ہے جو ہے نابغوں کا نابغہ

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

یہ مقولہ بھی اسی کا ہے "میں ہو جاتا ہلاک
گر علی ہوتا نہ میرے پاس بہرِ مشورہ!"

دم زدن میں حل کرے ہر عقدۂ دشوار کو
اس سراپا زیرکی کا ناخنِ مشکل کشا

"سچی آزادی جو سچ پوچھو تو پابندی میں ہے"
اس کے قول و فعل سے ظاہر زمانے پر ہُوا

مالکِ اشتر کو سمجھائے رعایا کے حقوق
"لَا تَکُوْنَنَّ عَلَیْہِمْ اَنْتَ سَبُعاً ضَارِیاً! ۵۰

بُخل و جُبن و حرص سے والی کو بچنا چاہیے
شانِ سُلطانی ہے عفو و رحمت و رِفق و رضا

کُلَّ جَبَّارٍ یُذِلُّ کُلَّ مُخْتَالٍ یُھِیْن!
ہے خُدا کے ہاتھ میں میزانِ حرمان و عطا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حاکمانِ داد گر کو در گزر ہی زیب دے
اِنَّ فی النَّاسِ عُیُوباً: غور کر اس پر ذرا

بن حلیمُ الطّبع، اَلحِلمُ غِطاءٌ ساترٌ
چکھ کبھی اے مسند آرا خاکساری کا مزہ!

حال و قال اس کا: لَنَا العِلمُ و لِلجُہّالِ مال
جاہ و حشمت جن کی ہے سحر و سراب و سیمیا

علم میں باریک بیں ہے عزم میں خارا شگاف
آسماں رفعت، ثریا آستاں، کیواں عُلا

وہ کلیمِ طورِ معنی، بانیٔ علم الکلام
ہے مقولہ جس سے منقول: "اِنحُ ھٰذا النَّحو" کا

کار فہم و کار فرما، کار کُن، کار آزما
وہ یگانہ شہسوارِ عرصۂ قرب و رضا

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

شافعِ محشر سے لی جس نے شفاعت کی سند
پرتوِ نورِ نبوّت سے جو ہے نورُ الہدیٰ

گرد بادِ کفر کو للکارتی ہے جس کی لَو
بے یقینی کے اندھیرے میں یقیں کا وہ دِیا

وہ نعیم و ناعم و مُنعم جو ہے انعامِ حق
جس کے وصفوں کی نہیں ہے کوئی حدّ و انتہا

کیوں نہ ہوں بے منتہا اس کی فتوحاتِ فتوح
ہے ازانِ بندگانِ بارگاہِ کبریا

عاملِ سبعُ المثانی ، حاملِ اُمُّ الکتاب
کاملِ تقریر و انشا ، شاملِ اہلِ خُدا

ہر صلاحیّت ہے وقف اس کی برائے دیگراں
ان کے افکار و مسائل میں وہ رہتا ہے گھرا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جس کے اخلاقِ کریمانہ نے اہلِ دہر کو
اپنا شیدا ، اپنا شیدا ، اپنا شیدا کر لیا

یوں کھنچے آتے ہیں جیسے پیاسے پانی کی طرف
کیا کشش ہے ، کیا کرشمہ ، کیا کرامت ، کیا کلا!

وہ نہالِ دیں کی شاخِ برگ پوش و باثمر
سایہ جس کا پھیل کر ہمسایۂ لطفِ خدا

قہرمانی میں جو دھیما ، مہربانی میں سریع
معدلت گسترِ کھلے بندوں بلا خوف و رجا

بُوذر و عثمان بن مظعون کو کرتا ہے یاد
اشعث ابنِ قیس کو دیتا ہے غم میں حوصلہ

ہے مبرّا جو خیالِ انتقامِ ذات سے
ہے عناد و اُنس جس کا سر بسر بہرِ خدا ،،

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ایک عامی کی طرح جو پیش ہو پیشِ شُریح
اور پھر اپنے خلاف اُس کا قبولے فیصلہ

خندہ رُوئی، خوش مزاجی جس کی ہے ضرب المثل
جس کا ہر رنگِ طبیعت دِل نواز و دل کشا

ہے زباں زد یہ کہ دِلہائے شکستہ کے لیے
اس مسیحا کی نظر کرتی ہے کارِ مومیا

رُوئے روشن پر تبسم کھیلتا رہتا ہے گو
بن سکے کھُل کر نہ لیکن خندۂ دنداں نما

"عورتوں کی مجلسوں کا اس کو دلدادہ کہے!؟"
عَمرو ابن العاص جس کی کُنیت ابنِ نابغہ

اس سے قرب و رابطہ پیمانۂ عزّ و شرف
اس سے اخلاص و وفا بیعانۂ اوج و علا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

فاطمہ بنتِ اسد کی خوش نصیبی کو سلام
جس کے پہلو سے ہویدا یہ شہِ مرداں ہُوا

اس کے القابات و اسما کا بیاں ہو کس طرح
جس کی شخصیت میں ہے پہنائیِ ارض و سما؟

وہ ہے جبرائیل و منصوم و شمائیل و سحاب
ہے بری انجیل میں ، توریت میں وہ ایلیا

بابِ حطہ ہے ابو السبطین و ذوالقرنین ہے
جس کے ہاتھوں مرحب و عنتر کی لکھی تھی قضا

اس کا اقدام ، اس کی سرعت، اس کی صولت دیکھ کر
گونجیں میدانِ وغا میں نعرہ ہائے مرحبا

عمرو ابنِ عبدِ وُد کو غزوۂ خندق میں جو
مار کر کرتا ہے اہلِ کفر کو دہشت زدہ

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دیکھ کر ضربِ یدُ اللّٰہی سمجھتے ہیں اسے
ماکثین و قاسطین و مارقیں قہرِ خدا

ہے ندارد اس مبارز کا حریفِ معرکہ
وہ اکیلا ایک لشکر ہے خدا کی راہ کا

وہ نحوسِ بُت پرستاں وہ سعودِ مومناں
دوستوں کو جو عصا ہے دشمنوں کو اژدہا

کاسِرُ الاصنام، ذُوالبرقہ، اَبُوالرَّیحانتَین!
ہے جو اربابِ نظر کی رائے میں طَودُ النُّہیٰ

وہ امیرُ النَّحل وہ دروازۂ شہرِ علوم
چڑھ کے منبر پر جو دیتا ہے "سلُونی" کی صدا

گھر کرے جادو بیانی جس کی دل میں وہ خطیب
مانیں سب غیر و یگانہ جس کا رعب و طنطنہ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

صاحبِ حجت، لسانُ اللہ، اُبطینُ الاَنزعُ
ہے بقولِ بعض جو مصداقِ لفظِ ھَلْ اَتیٰ

یعسر و موتِ احمر و جیرِ و شرِ و حیل و قسوم
جس کی پامردی کے آثار و مظاہر جابجا ۹۰

وہ یدُ اللہ، صاحبِ رایت، مقیمُ الحُجّۃِ
وہ شہید و شاہد و صادق، امامِ اولیا

وہ اسد حیدر، بوی، تبریک و میمون و ظہیر
اِک خدائی کا ابد تک کے لیے جو مقتدا

بُو محمد بھی کہیں اس کو اَبُو الحَسَنَین بھی
دابۃُ الجنت وہی ہے، ہے وہی شیرِ خُدا

ہے وہ بطریس وادی، بکبکر، قباطیسی، اصعب
انجمن در انجمن دن رات جس کا تذکرہ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بُوالحسن، خَیرُ الوَصیّین و امامُ المتقین
جس کے شانوں پر رِدا، دستِ مبارک میں لوا

جس کو اپنایت سے کہتا ہے پیمبرؐ: بُوتُراب!
اس کی ہمتائی کا دعویٰ بے سروپا ادّعا

ہے ولادت گاہ جس کی بیتِ معمورِ حرم
وہ علی ابنِ ابی طالب وہ شاہِ لافتیٰ

اوّلیں بچّہ مشرّف جو ہُوا اسلام سے
وادیٔ مکّہ میں گونجی جس کی گلبانگِ صلا

وہ مٹائے کس طرح لفظِ رسُولُ اللہ کو؟
مانے گو ہر بات پیغمبر کی بے چون وچرا

زینتِ کاشانہ جس کی قُرّۃُ العَینِ نبیؐ
وہ کہ جس نے دخترِ حوّا کو ریحانہ کہا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
طالبِ دعا
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

فاتحِ خیبر وہی ہے صاحبِ قنبر وہی
مومنوں کا خود کو وہ یعسُوب کہتا ہے بجا

وہ علیؑ و عالی و اعلیٰ مُعلّٰی مرتبت
جس کی عظمت کے ہیں چرچے در خلا و در مَلا

معدنِ علم و خبر سرچشمۂ حکمت ہے وہ
آشکارا جس خرد افروز پر رازِ بقا

جو شہِ گمراہ کو سب سے بڑا شاعر کہے
جس کے ہونٹوں سے کبھی نکلا نہ حرفِ ناسزا

جس کے اندازِ تکلم پر تصدّق ہے کلام
جس کے اسلوبِ حکیمانہ پہ حکمت ہے فدا

وہ خطیبِ شحشح و زور آور و آتش بیاں
آکے جس کے سامنے ہکلائے قسؔ بن ساعدہ

ہ انا ابن الضلیل • امرؤ القیس

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

استقامت کی حَسَنؑ کو جو کرے تلقین یوں!
"یا بُنَیَّ! یُوشِکُ مَنْ اَسْرَعَ اَن یَلْحَقَ"!

بندۂ حق غیر کے آگے کبھی جُھکتا نہیں
تُو ہُوا آزاد پیدا، بن نہ عبدِ ماسوا!

کہہ نہ اَوروں سے جو لگتا ہے تجھے خود ناگوار
رکھ ہمیشہ سامنے فرقِ روا و ناروا

ہے یہی دُنیا کا بس حال و زوال و انتقال
رُبَّما کانَ الدَّواءُ داءً وَالدّاءُ دوا"! ۱۱۰

محرمِ سِرِّ مکتّم ۔ دیدۂ معنی نگر
اس کا اندازہ مجھے "نہجُ البلاغہ" سے ہُوا

ہے جھلک جس میں ہر اسلوبِ بدیع و نغز کی
نقطے نقطے سے نمایاں ہے اثر قرآن کا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جس کی رنگا رنگیٔ اظہار ہے حیران کن
یہ جزالت، یہ جلالت، یہ شکوہ و قلقلہ!

حرف ہیں حلقہ بگوش اس کے، ہے اس کا حق اگر
خود کو اقلیمِ سخن کا وہ کہے فرماں روا

شہد کے چھتوں کے ٹپکوں سے بھی شیریں جس کے حرف
رنگ سے معمور، خوشبو سے بھرے، خوش ذائقہ

ایسی سیرابی زمینِ مُردہ جس سے جی اُٹھے
ایسی شادابی کہ جس سے آئے چہروں پر جِلا!

اَفضلُ الْاَعْمالِ مَا اُکْرِھَتْ نَفْسُکَ عَلَیہ
یَابْنَ آدَمَ! کُنْ وَصِیَّ نَفْسِکَ فِیْ مَالِکَ!

ہے بقدرِ ہمّت انسانوں کی قدر و منزلت
وسعتِ مال ایک نعمت، حرص و شہوت ابتلا

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مال و دولت عیب پوش و فتنہ کوش و نیش و نوش
ہے سزا کم ظرف کی یہ، پاک طینت کی جزا

بردباری کامیابی سے ہو آخر ہمکنار
رائیگاں جاتا نہیں اربابِ احساں کا صلہ ۱۲۰

عہد و پیماں کی طنابوں کو کرو مضبوط تم
حق کے کلموں سے ہو باطل بھی مراد و مدعا

لَا غِنٰی کَالْعَقْلِ، اَلْعَقْلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ
عقل کرتی ہے مقامِ کبریا سے آشنا

اَلصُّحُفُ مَنْشُوْرَۃٌ، اَلتَّوْبَۃُ مَبْسُوْطَۃٌ
اَیُّھَا النَّاسُ! مِنَ التَّوْفِیْقِ حِفْظُ التَّجْرِبَہ

دے شہادت دردِ دل فَقْدُ الْاَحِبَّۃِ غُرْبَۃٌ
ہے وہ پردیسی کوئی جس کا نہیں درد آشنا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اَیُّھَا النَّاسُ لِدُوا لِلْمَوتِ وَابْنُوا لِلْخَراب
جس کو معمورہ سمجھتے ہو وہ ہے دَارُ الفنا

خرچنے سے مال و دولت کے ذخیرے تو گھٹیں
لیکن استعمال سے ہو علم کی نشو و نما

جو بھی برتن ہے وہ بھر جاتا ہے بھرنے سے مگر
پھیلتا جائے بھرو جتنا بھی برتن علم کا

مال کے خازن ہوں اپنی زندگی ہی میں ہلاک
لیکن اہلِ علم مر کر بھی نہیں ہوتے فنا

انتہا ہوتی نہیں ہے علم و دولت کی کبھی
علم و دولت کی کبھی مٹتی نہیں ہے اشتہا

مَالِابْنِ آدَمَ وَالفَخْر اے اھلِ نظر!
نُطفہ جس کی ابتدا ہے مُردہ جُثّہ انتہا

طالبِ دعا: ابو العیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اِتَّقُوا یا اَیُّھَا النَّاسُ بِظُنُونَ الْمُؤمِنِین
ہو انہیں منظور جو، ہوتا ہے منظورِ خدا

عفو حق اس کا ہے جس کو ہو سزا پر اختیار
ہے سخاوت وہ طلب سے جو کہ پہلے ہو عطا

ہر نفس ہے پیش قدمی مرگِ مبرم کی طرف
وقت فرسودہ کرے تن کو، تمنّا کو نیا

Presented by: https://jafrilibrary.org

دہر ہے دارِ مجاز و آخرت دارِ قرار
کارواں وقتِ گریزاں کا ہے کیسا تیز پا!

عُمر کی گھڑیاں گزر جاتی ہیں بادل کی طرح
وقتِ فرصت کا زیاں ہو موجبِ رنج و

انتظار و زہد و خوف و شوق شعبے صبر کے
توأماں ناکامی و اندیشہ، حرمان و حیا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جنگ کی جس نے بھی حق سے حق نے دی اس کو شکست
مکر و شر سے جس نے پایا اُس نے گویا کھو دیا

جس سے ناواقف ہوں لوگ اس چیز کے دشمن بنیں
اِک چھلاوے کی طرح ہے خوف نامعلوم کا

ہو گیا، جو بے خبر ہے اپنی قیمت سے، ہلاک
ہے نتیجہ ترکِ "لاادری" کا قربِ قتل گہ

ہے سبک باری ضروری تیز گامی کے لیے
زُہد ہے قصرِ اَمل، شُکرِ نعم، حُسنِ وفا ۱۴۰

وہ برادر بدتریں جو باعثِ زحمت بنے
کھٹکے چشمِ باغباں میں غنچۂ پیکاں نما

باعثِ تقلیلِ خواہش ہو وفورِ مقدرت
اقتدار اکثر بنائے خود پسند و خود نما

www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عفو و احساں ہے عدو پر فتح یابی کی زکات
غلبہ پا لو جب عدو پر بخش دو اس کی خطا

پاسبانِ عزّت و ناموس ہے داد و دہش
چاپلوسی کیا ہے استحقاق سے بڑھ کر ثنا

دوسرے لوگوں کا تو اس میں خزینہ دار ہے
یَا ابْنَ آدَم! مَا کَسَبْتَ اَنْتَ فَوْقَ قُوْتِکَ!

کیسے استغفار و نومیدی اکٹھے ہو سکیں؟
بارگاہِ حضرتِ غفّار ہے بابِ رَجا

رکھتے اُمّیدیں اسی سے باعثِ خفگی ہے جو
وہ جو اللہ کے لیے دُنیا سے ہوتا ہے خفا

ہے زنِ عشوہ طراز اک کژدمِ خوش پیرہن
پھر نہ پنپا وہ لگاوٹ سے جسے اس نے ڈسا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کے چہرے کی بشاشت دلبری کا جال ہے
فتنہ زا، فتنہ بپا، غارت گر و طاقت ربا

راستہ طولانی، دُوری کا سفر، سامان کم
مختصر ہے زندگانی، خواہشیں بے انتہا ۱۵۰

عُہدے دارو! اَلوِلایاتُ مَضامیرُ الرِّجَال
کس قدر مشکل ہے وصلِ اقتدار و اِتّقا!

ان میں کیا محفوظ رکھیں ہے یہ ہم پر منحصر
یا کُمَیل ابنِ زیاد! اِنَّ القُلُوبَ اَوعِیَہ!

اِنّی اُوصیکَ بِتَقوَی اللہِ فی عُسرٍ وَ یُسر
مُردنی جب چھائے اِحیِ قلبکَ بالمَوعظہ!

دل میں انسانوں کے رم خوردہ محبت ہو رام
تا حدِ امکاں خطا پوشی کرے چشمِ رضا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisology
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وسعتِ دل کا دیانت کو تو پیمانہ سمجھ
پاک دامانی نشاں ہے مردِ غیرت مند کا

ڈر شریفوں کے غضب سے جب وہ کلپیں بھوک سے
اور شر سے نیچ کے جب پیٹ ہو اس کا بھرا

دیدہ ور وہ ہے رہے انجام پر جس کی نظر
اپنے گرد و پیش کے حالات سے ہو آشنا

دل چھپائے جس کو ہو وہ چہرے مہرے سے عیاں
ترجمانِ دل زباں ہے، دل ہے مُصحف آنکھ کا

گنجِ معنیٰ کا طلسم، اَلْمُسْتَشَارُ مُؤتَمَن
مت بنا اس کو امیں اپنا جو تجھ سے ہے خفا

ہے اگر گوشِ نیوش، کہنے والا بات کا
کون ہے مت دیکھ! بلکہ دیکھ وہ کہتا ہے کیا!

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مت گواہِ غیرِ عادل کی گواہی کر قبول
کام ہے نقد و درایت اہلِ حلّ و عقد کا

مطمئن مت ہو کسی سے آزمائش کے بغیر
قیل و قال و ظاہری احوال سے دھوکا نہ کھا

اپنے نفس و اہلِ خانہ کو نہ بے جا تنگ کر
جس قدر ہے استطاعت° بوجھ اتنا ہی اُٹھا

مت بھگا کُفرانِ نعمت سے تُو نعمت کو کہ پھر
لَوٹ کر آتا نہیں اک بار کا بھاگا ہُوا

اور مَنْ ظَنَّ بِکَ خَیْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّہٗ
کر عمل مت بھُول لیکن یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَا

حکمتِ مَا کُلُّ مَفْتُوْنٍ یُعَاتَبْ کو پرکھ
قِیْمَۃُ کُلِّ امْرِیءٍ مَا یُحْسِنُہٗ کو آزما

° (یا) طاقت ہے تجھ میں

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جاں پیاری ہے تو کُنْ فِی الْفِتْنَۃِ کَابْنِ اللَّبُوْن
خود کو بے ہنگام و بے مقصد ہلاکت سے بچا!

رُبَّ مَفْتُوْنٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِیْہِ کے بقول
ہے قبولِ عام بھی اک فتنۂ آشوب زا

عبرتیں کتنی زیادہ، کتنے کم عبرت پذیر
ہے ازل سے یوں ہی یہ عمد و خطا کا سلسلہ

بے سر و ساماں ہو اپنے ہی وطن میں بے وطن
تنگ دستی عجز ہے، درماندگی ہے ابتلا

بات کی پچ رائے کو اک شر بنا دیتی ہے کُند
بے لچک بن جائے مردِ خود پرست و خود ستا

اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُّؤَبَّدٌ بے مرو معیار وحد
ہو گرفتار آپ اپنا بندۂ حرص و ہوا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کاشفِ نیک و بد و عیب و ہُنر ہے گفتگو
آدمی اپنی زباں کے نیچے رہتا ہے چھُپا

دے مقدّر ساتھ جب تک عیب رہتے ہیں چھُپے
ہے خُدا کی خاص نعمت طالعِ برخاستہ

ذہن کا غالیچہ جزوِ بہترین اُمّت کا ہے
ہے خزاں نا آشنا جس کی بہارِ جانفزا

شک سرِ مُو رمزِ اَلْحِلْمُ عَشِیْرَہ میں نہیں
نرم ہو جس کا تنا وہ پیڑ ہوتا ہے گھنا

اِک درندہ ہے زباں چھوڑو تو کاٹے گا ضرور
ہو اگر قابو میں وحشی تو شفا ورنہ شقا

ہے امانت کا شکنجہ عُہدہ، آذوقہ نہیں
احتسابی مرحلہ ہو گا نہایت جاں گزا

www.facebook.com/owaisoloGy
ابو المیزاب محمد اویس رضوی
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جو کوئی اس کے طریقِ کار سے ہے متفق
خود بھی گویا اس جماعت میں وہ داخل ہوگیا

ہے وہ نیکی بھی بُرائی، دلگدازی کی جگہ
آدمی کو کبر و نخوت میں کرے جو مبتلا

جس گنہ پر رنج ہو بہتر ہے اس نیکی سے وہ
جو بنائے آدمی کو آدمِ نا آشنا

وہ اطاعت خلق کی، وہ بندگی مخلوق کی
معصیت جس میں ہو خالق کی ہے سرتاپا خطا

انشراحِ قلب ہے انعامِ عجز و انکسار
خود پسندی سے رُکے فکر و نظر کا ارتقا

فیض سے خالی تعلّق وقت و جذبہ کا زیاں
ہے محبّت وہ قرابت جس سے اُپجے فائدہ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مثلِ آداب و فضائل کے کوئی زیور نہیں
پردہ پوشِ ہر خطا ہے جامۂ شرم و حیا

مشورے سے بڑھ کے کوئی محرم و مونس نہیں
عقلِ کُل سمجھے جو خود کو ہے انانیت زدہ

صدقہ دے کر تنگدستی میں کرو اللہ سے
اپنا سودا، مانگ کر اس سے دلِ بے مدعا

فرض جو ہے وہ عبادت ہے ادائے واجبات
ہے وہ عابد جو کرے اپنے فرائض کو ادا

بندۂ حق کے لیے پرہیزگاری ڈھال ہے
زُہد ہے ثروت اُولُوا الاَلبَاب کو تقویٰ غنا

سانپ کی مانند ہے یہ خُلدِ ارضی سر بسر
لمس جس کا نرم و نازک، زہر کُچلی میں بھرا

طالبِ دعا: ابو العبیرزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وہ زنِ آزاد ہے یہ عالمِ کون و فساد
جس کا باطن تیرہ و تاریک، ظاہر خوشنما

جسم رہتا ہے جواں ذوقِ نشاطِ کار سے
نیم پیری ہے غموں فکروں میں رہنا مُبتلا

جس سے ہو افزونیٔ علم و عمل نیکی ہے وہ
ورنہ تو آرائش و عیّاری و ریو و ریا

خود کا ہے بدخواہ کرتا ہے جو حق سے انحراف
بے دلی عہدِ وفا کو توڑنے کی ہے سزا

بیچ ڈالا جس نے اپنے نَفس کو دُنیا کے ہاتھ
ہو گیا بالکل تباہ (اس پر پڑھو تم فاتحہ)

عقل ہے دولت، ادب ثروت، جہالت مفلسی
ہو اگرچہ کتنی ہی آراستہ پیراستہ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے قناعت ایسی دولت ہو نہ جس کا اختتام
عقل وہ ملبوس جو ہر وقت رہتا ہے نیا

رکھے جو ہر چیز کو اپنی جگہ عاقل وہی
عقل قندیلِ تفکّر سے کرے کسبِ ضیا

مردِ عاقل مجتنب ہر بُوالفضولی سے رہے
عقل ہے اس کا حصار، اس کی چٹان، اس کی زرہ

عقل گھٹنے سے اضافہ ہو فضولیات میں
عقل کو اپنی تُو اے عاقل تدبّر سے بڑھا

عقل کی ہوتی ہے غور و فکر سے صیقل گری
عقل پاتی ہے خدا کے خوف و خشیت سے جلا

علم سرنامہ ہے اس کا، یہ زباں کی ترجمان
عقل زینت، عقل عزت، عقل اکسیر و شفا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عقل کرتی ہے ہدایت، عقل دیتی ہے نجات
عقل ہے دل کی کشائش، عقل ہے رَدِّ بَلا

چشم پوشی، بردباری مسلکِ اربابِ عقل
جوہرِ ذاتی نہیں عقلیں خدا کی ہیں عطا

اعتذار و معذرت ہے عقل مندی کی دلیل
وسعتِ سینہ ہے زینہ عزّت و اعزاز کا

فرض ہے سب پر حمایت ظالم و مظلوم کی
کی سفارش جس نے، سائل کا پرو بازو بنا

راست گوئی سے زیادہ راست کرداری نہیں
خائب و خاسر ہو جس کی خُو ہو کذب و افترا

تیر وہ کس کام آئے گا صفِ جنگاہ میں
جس کا ہو سُوفار بھی پیکان بھی ٹوٹا ہُوا؟

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہر فراخی، ہر خوشی ہے رحمتِ پروردگار
ہر بلائے آسمانی ہے گناہوں کی سزا

بے سبب افتادِ دوزخ کی عقوبت ہی تو ہے
ناگہانی موت دے غیظِ الٰہی کا پتا ۲۱۰

ہے وہ دانا جو نہ کھاتا ہے نہ دیتا ہے فریب
سوچ جس کی بے خطا جس کا عمل ہے بے ریا

آج جس کا کل سے اچھا ہو، ہے فرزانہ وہی
جس کی ہستی میں نظر آئے مسلسل ارتقا

کامیابی دُور اندیشی سے وابستہ ہے اور
وہ تدبّر سے، تدبّر راز کا ہے اختفا

اجتہاد و معرفت سے ہو مفر کیوں کر کہ ہو
فقہ سے ناآشنا تاجر گروگانِ ربا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تُندخُو، اوباش، دوں فطرت، کمینے، بد قماش
اوڑھیں الٹا پوستیں آسا لبادہ دین کا

ہو چکے گُم جن کے چرواہے وہ ایسے اونٹ ہیں
کالجَرادِ المُنتشر، مانندِ اولادِ سبا

ہدیہ رشوت کو پکاریں، سُود کو سوداگری
اور مے کو نام دیں افشردۂ انگور کا

بہترین زُہد ہے اخفائے زُہد اے زاہدو!
سینۂ ہشیار ہو صندوق اس کے راز کا

ہے عروجِ آدمِ خاکی یہی فرجامِ کار
ہو بدا ننگے بدن، ننگے بدن پیدا ہُوا

طمعۂ بے منصفی کی ہے حلاوت ایلوا
کوڑیالے سانپ کی قے میں جسے گوندھا گیا ٢٢٠

طالب دعا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہو مصائب کے مطابق رحمتِ حق کا نزول
جزر و مدِ لایزالی سے پر افشاں ہے فضا

جھوٹی اُمیدوں کا کھاتے ہیں بنی آدم فریب
کیا جیا تا عمر جو بودے سہاروں پر جیا؟

جو بنا لیتے ہیں اپنے دل کے تقوے کو شعار
خندہ پیشانی سے سہتے ہیں وہ ہر جور و جفا

غیرتِ مردانہ ایماں، غیرتِ نسوانی کفر
فرق دونوں میں ہے تقدیری، نہیں خودساختہ

جو کر صدقے کے ذریعے سے کریں روزی طلب
کس قدر فرخندہ اختر ہیں وہ بے برگ و نوا!

پتھر آئے جس طرف سے اس کو پلٹا دو ادھر
یہ ہے امرِ حزم، حفظِ ذات کا ہے اقتضا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جس کے ہو پیشِ نظر دُوری، کمر بستہ رہے
"باندھو سامانِ سفر" آتی ہے آوازِ درا!

وہ رہے یکسُو ہو جس کو آبرُو اپنی عزیز
بسکہ ہر ہنگامۂ دُنیا ہے اِک سیلِ بَلا

نارسائی ایک صورت پاک دامانی کی ہے
نامُرادی بھی کبھی بن جائے عَینِ مُدّعا

کیا پلائے ہو چُکا ہو دودھ جس کا منقطع
ہے اثاثہ مردِ دُوں ہمّت کا بس اک حرفِ "لا"!

شرمساری سے کرے ابنِ بشر کو ہمکنار
خواہشوں کی پیروی، پھیلاؤ حرص و آز کا

خالی از حکمت نہیں ہے سعی ان کے درمیاں
ہیں شعائرِ ربِّ عرش و فرش کے مَروہ صفا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کھائے ایماں کو حسد یوں جس طرح لکڑی کو آگ
گھاٹ گدلا ہے حسد کا اور جونکوں سے بھرا

ہے بزرگی کی نشانی خامشی، دانش کا پھل
دیدۂ دِل وَا ہُوا جس کا، دہن اس کا سِلا

عقل جب تکمیل کو پہنچے تو گھٹ جائے کلام
گرچہ ہے لَاخَیْرَ فِی الصَّمْتِ عَنِ الْحُکْمِ بجا!

خود شناسی ہے بِنا عرفانِ موجودات کی
معرفت ذاتِ خدا کی دِین کی ہے ابتدا

اب بھی کوئی ٹھوکریں کھائے تو اس کی ہے خوشی
آنکھ والوں کے لیے دن روشنی پھیلا چُکا!"

درمیانی گاؤ تکیے سے وہ دے خود کو مثال
بھائی اس کا جعفرِ طیار ہے، حمزہ چچا

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اک فضیلت اس کی یہ بھی ہے کہ ہے نے درج بتول
اور ہے آغاز ہی سے شاملِ اہلِ ہُدیٰ

"لحمہٗ لحمی فمن سبّ علیّاً سبّنی
ھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مومن" : مُمتحنا نے کہا ۲۴۰

"ہے وہ میرے واسطے ہارونِ مُوسیٰ کی طرح
آخرت میں اور دُنیا میں وہ بھائی ہے مرا"

اِنّہٗ مِنّی اَنا مِنہُ : اسیٰ[۴] کی ہے حدیث
جس کو سُن کر لوگ کہتے ہیں اسے کشفُ الوریٰ

مَیں بھی حاضر تھا بوقتِ خطبۂ خُمِ غدیر
جب اسے بخشی پیمبر نے ردائے فضل کی

سرفروشی اس کی خو، تسلیمِ جاں اس کا شعار
جو شبِ ہجرت بنا قائم مقامِ مصطفیٰؐ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قول اس کا پاسبانِ حرمتِ قول و قرار
فعل اس کا ترجمانِ سُنّتِ مہر و وفا

کربلا کے شاہزادے کھیلے اس کی گود میں
لب سے جن کے خون کی پیاسی تھی ارضِ نینوا

وہ کہ ہے جس کے جگر گوشوں کے خونِ ناب سے
لالہ فام اب تک بساطِ ریگِ دشتِ کربلا

جن کی رگہائے گلو سے اب بھی رِستا ہے لہُو
روئیں گے جن کو قیامِ حشر تک اہلِ عزا

ابنِ مُلجم کو کہیں قاتل کہ یا قطامہ کو؟
کس سے لے خلقِ خدا شیرِ خُدا کا خوں بہا؟

اس کی پیدائش ہوئی کعبے میں مسجد میں وفات
ہیں مبارک دونوں ہی کیا مختتم، کیا مبتدا!

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

"جان سونپی اس کو اس کے گھر میں اس کے نام پر
بے گماں فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ اے خوش لقا!

رکھ کے سر اپنا ہتھیلی پر اسے کرتا ہوں پیش
کیا کہوں تجھ سے شہادت کا مقام و مرتبہ!

ہے مرے خوں کا تعطّر ہی بہت اس کے لیے
اے حسنؑ! میرے کفن کو مت لگانا غالیہ!"

کس قدر کوتہ نظر نکلا وہ فرزندِ صلیب
دانتے کیا جانے نبیؐ کے ابنِ عم کا مرتبہ!

وہ ولی اللہ کہ ہے آسودۂ خاکِ نجف
جس کے روضے کی زیارت امن و تسکین و شفا

ہو جسے اس سے محبت اوڑھے وہ جلبابِ فقر
ہے بہت مہنگا یہ سودا اے دلِ سودا زدہ؟

طالبِ دعا: ابوالعیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حیدری قوّت کا کس نانِ جویں پر ہے مدار؟
جس میں شامل ہوں حیاتینِ عفاف و اتّقا

لا فتیٰ اِلاّ علی لا سیفَ اِلاّ ذُوالفقار
دامنِ کوہِ اُحد میں گونجے ہاتف کی صدا

کیا کروں تعریف اس کے دُلدلِ طنّاز کی
گرم جولانی میں جو ہمپویۂ بادِ صبا

ہے شعاعِ مہر کی رفتار سے جو تیز تر
لے سبق جس سے سبک تازی کا آصف برخیا ۲۶۰

اور تیغِ آبدار اس کی وہ اس کی ذُوالفقار
خونِ بد رنگِ صداقت دشمناں جس کی غذا

زیرِ گردوں اس سا طالع مند و بخت آور ہے کون؟
ایک خلقت یاد کرتی ہے جسے صُبح و مسا

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جو امینؑ و معتمدؐ کا ہے امین و معتمد
مانتی ہے ایک دُنیا جس کو اپنا پیشوا

زمزمہ گستر ہیں جس کی شام کے دربار میں
سودۂ بنتِ عُمارہ، بنتِ اُطرش عکرشہ

برملا کرتی ہیں وہ حُبِّ علی کا اعتراف
اور ہے بنتِ عدی زرقا بھی ان کی ہمنوا

تینوں حوّا زادیاں حق گو بھی ہیں بیباک بھی
عورتیں کیا اب بھی مردوں سے ہیں کمتر مرتبہ؟

داد دیتا ہوں مَیں ان کی جرأتِ اظہار کی
سہل ہے کیا بات کہنا اپنے دل کی برملا؟

دَم زدن میں خرمنِ ہستی کو خاکستر کرے
اِک نگاہِ خشم، اِک حرفِ غضب فیجاہ کا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ایسے ہی جانباز گمناموں کے قول و فعل سے
قائم و دائم ہے نامِ مِلّتِ اسلامیہ

عدل ساتھ اس کے ہُوا مدفون اس کی قبر میں!
سُن رہا ہے گوشِ دلبندِ ابُوسفیان کا ۲۷۰

جنگِ صفّین و جَمَل کے باب میں خاموش ہوں
مَیں کروں رائے زنی اُن پر مری اوقات کیا؟

زشت و خوب ان کا ہے جو بھی، جو صواب و ناصواب
اس کے بارے میں قیامت ہی کو ہو گا فیصلہ

ایک قطرہ ہُوں مَیں بارش کا، وہ بحرِ بیکراں
مُجھ تنک مایہ کو اس کی ذات سے نسبت ہی کیا!

وہ ہے اِک فردِ گرامی، ایک مردِ منجلی
مَیں سبک سر، بے بضاعت، بے بصر، ناپارسا

ابو المیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کی عظمت جاوداں، وہ بے مکاں و بے زماں
مَیں اسیرِ دَورِ گردوں، ساکنِ تحت الثریٰ

حیدرِ کرّار و صفدر کی شجاعت کا نشاں
ہے نشانِ حیدر افواجِ دیارِ پاک کا

بے حقیقت ہوں، مَیں خالدؔ لیکن اس کے باوجود
مجھ کو ارزانی ہوئی اس کی زیارت بارہا

نور سے لکھتے ہیں تارے آسماں پر جس کا نام
پڑھتے ہیں نادِ علی دم دم طیورِ خوش سرا

اس کے مدّاحِ منافق سے یہ کہنا ہے مرا:
هُوَ دُونَ ما تَقُولُ فَوقَ ما فی نَفسِکَ!

کتنی صدیوں سے عقیدت مند ہیں اُمّیدوار
دیکھیے کب ہو ظہورِ قائمِ آلِ عبا؟ ۲۸۰

طالبِ دعا
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ساری اُمّت کے ہیں پیش آہنگ یارانِ نبیؐ
ملّتِ بیضا کے ہیں چاروں ہی یکساں پیشوا

ہیں حقیقت میں یہ چاروں اَلْھُدَاۃُ الْمُھْتَدُوْن
ہیں یہ چاروں ہی حقیقت آشنا، عقدہ کشا

ان کی صورت جلوۂ برقِ فنا خنّاس کو
حق سے بیگانہ ہُوا جو ان سے برگشتہ ہُوا

آتشِ دوزخ حرام اس پر جو رکھّے ان سے حُب
ہیں مصافِ زندگی میں مومنوں کی وہ زرہ

ہیں ابوبکر و عمر فاروق و عثمان و علی
چاروں رہبر ملّتِ بیضا کے، چاروں رہنما

باب احساں وَا ہے جن کا ہر کسی کے واسطے
فیضِ خاص و عام جن کا سلسلہ در سلسلہ

www.facebook.com/owaisoloGy

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ان کے دَم سے ہے چراغاں، ان کے دَم سے ہے بہار
ان کے دَم سے اہتزاز و زینت و زیب و بہا

کس طرح ان کے مناقب کا احاطہ ہو سکے
حیطۂ ادراک سے جن کے فضائل ماورا؟

ہر کسی کو ہو نہ توفیقِ ثنا خوانی نصیب
ہے یہ مجھ سے نامشخّص کو متاعِ بے بہا

جرأتِ آموزِ سخن ہے میری نادانی فقط
دَم بھرے کیا ان کی مدّاحی کا مجھ سا بےنوا!

زادِ راہِ لفظ و معنی بے سر و برگی مری
میرے دامن میں ہے کیا خالدؔ تحیّر کے سوا؟

وصلِ الفاظ و معانی ہو تبھی جب ہوں بہم
قلبِ بیباک و توانا ذہنِ درّاک و رسا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

زندگانی میری اک دیوانِ بے شیرازہ ہے
سرگزشتِ دردوغم، رنج والم کا ماجرا

ہوں میں حُسن وعشق کی ریشہ دوانی کا شکار
دائماً ترک وطلب کی کش مکش میں مبتلا

کیسے ممنوعہ علاقوں سے میں رکھوں اس کو باز؟
کوئی دِل کے واسطے بھی حلقۂ زنجیرِ پا؟

کاکُلِ پُرپیچ کے جنجال سے چُھٹتا ہے کون؟
دے کے اپنے نفس کا ہدیہ ہُوا ہوں میں رہا

خوبی وخیر وصداقت کی ہے مجھ کو جستجو
ڈھونڈتا پھرتا ہوں دُنیا دارئ دِل کی دوا

میں کہ خوبانِ خطا کا بُلبلِ دستاں سرا
میں کہ دیتا ہوں گرہ گُل سے سرِ بندِ قبا

طالبِ دعا:
ابوالمیرزا ابومحمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoLoGy
Presented by: https://jafrilibrary.org
Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جذبۂ بے اختیارِ شوق کا ہے امتحاں
التفاتِ چشمِ میگوں، رنگ رُوئے خوش لقا

عاشقِ بے ساز و ساماں کا ہے کیا برگ و نوا
کو کنارِ لالہ و تخمِ حنا کے ماسوا؟ ۲۰۰

گو نہیں برگِ خزاں دیدہ مگر ان کی طرح
اُڑتے پھرتے ہیں مرے نغمے سرِ دوشِ ہوا

”اے زمیں پر لیٹنے والے! اے ابجد خوانِ علم!
حکمِ بیداری ہے تجھ کو اُٹھ کے فوراً ہو کھڑا!

اُٹھ کہ گزری جا رہی ہے ساعتِ راز و نیاز
یہ تقرّب کی گھڑی ہے مت اسے سو کر گنوا!

حاضرِ دربار ہو، یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ!
آسماں سے آخرِ شب کون دیتا ہے ندا؟

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جن کے پیاروں جن کے یاروں کا میں مدحت سنج ہُوں
کاش بخشش کی وہ دے مجھ کو نویدِ جانفزا!

لامکاں پیما مرا مرغِ تخیّل ہو مگر
ہو جُدا میرا ملائم ، بوجھ ہلکا ہو مرا

کر خُدا وندا مری ہرزہ سرائی کو معاف
کیوں نہ لہجہ مُجھ کو امثالِ سلیماں کا ملا؟

ظاہر و باطن ہوں یکساں، ہمنوا قلب و زباں
کار و اظہارِ عبودیّت ہو میرا مشغلہ

تُو ہے میری منزلِ مقصود، میرا منتہا
ہُوں ترا بندہ مجھے مطلوب ہے تیری رضا

خلوتِ تخلیق میں اے خالقِ لوح و قلم!
مَیں اٹھاتا ہوں تری درگاہ میں دستِ دُعا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میری تسبیحِ شبانہ : یا حفیظ و یا عزیز!
صبحگاہی کی صلا : صَلِّ علیٰ ! صَلِّ علیٰ!

رکھ مجھے مشغولِ فنّ و فکر تا حینِ حیات
یا قویّ و یا ولیّ و یا علیّ و یا علا!

یا قدیر و یا کبیر و یا بصیر و یا خبیر!
یا علیم و یا کلیم و یا رحیم و یا خدا! ۳۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.org

طالبِ دعا:
ابوالمیزاب محمد اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy

Presented by: https://jafrilibrary.org